سوال

(31)اپنے مذہب کے مخالف حدیث ہونے کے باوجود امام معین کی تقلید کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تقلید ایک امام معین کی اس طور پر کرنا کہ اگرچہ کوئی مسئلہ اپنے مذہب کا مخالف حدیث رسول اللہ ﷺ کے ہو لیکن بوجہ تقلید معین کے اس پر اڑے رہنا ۔ اور حدیث رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اختیار کرنا اس تقلید کا کتاب وسنت سے کیا حکم ہے ؟ اور تعامل صحابہ وتابعین اور اقوال مجتہدین اس باب میں کیا ہے ؟ حدیث صحیح یا حسن رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے کسی کے قول مخالف حدیث پر عمل کرنا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان دونوں سوالوں کا یہ ہے کہ وجہ ایسی تقلید سخت کی' کہ اگرچہ قول مجتہد کا مخالف قول صاحب شریعت کے ہو واجب سمجھنا تقلید امام معین کی ہر امورات جزئیہ میں ہے اور جبکہ استیصال وجوب تقلید مجتہد معین کا ہو تو مطلب ثابت ہے ۔ پس میں کہتا ہوں کہ وجوب تقلید مجتہدین معین کی ہر امورات جزئیہ میں کسی دلیل سے دلائل اربعہ کے ثابت نہیں ۔ مولانا عبد العلی بحر العلوم نے شرح مسلم الثبوت میں لکھا ہے :

وقیل لا یجب الاستمرار ویصح الانتقال وہذا ہو الحق الذی ینبغی ان یومن بہ ویعتقد علیہ لکن ینبغی ان لا یکون الانتقال للتلہی فان التلہی حرام قطعا فی التمذہب کان او غیرہ اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالیٰ والحکم لہ' ولم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الامۃ فایجاب بہ تشریع جدیہ انتہی

علامہ ابن امیر حاج نے شرح تحریر الاصول میں لکھا ہے :

لو التزم مذہبا معینا کابی حنیفۃ والشافعی فقیل : یلزمہ' وقیل لا' وہو الاصح انتہی

علامہ شرنبلالی نے عقد الفرید میں لکھا ہے :

لیس علی الانسان التزام مذہب معین، انتہی

اور طوالع الانوار میں مذکور ہے :

وجوب تقلید مجتہد معین لا حجۃ علیہ لا من جہۃ الشریعۃ ولا من جہۃ العقل کما ذکرہ الشیخ ابن الہمام من الحنفیہ فی فتح القدیر فی کتابہ المسمی بتحریر الاصول وبعدم وجوب صرح الشیخ ابن عبد السلام فی مختصر منتہی الاصول من المالکیہ والمحقق عضد الدین من الشافعیہ وذکر ابن امیر الحاج فی التقریر شرح التحریر : ان القرون الماضیۃ من العلماء اجمعوا علی انہ لا یحل لحاکم ولا مفت بتقلید رجل

واحد بحیث لا یحکم ولا یفتی فی شئ من الاحکام الا بقولہ ا نتہی

اور اجماع کیا ہے اصحاب رضی اللہ عنہ نے اس بات پر کہ مثلاً جس شخص نے مسئلہ پوچھا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ سے ۔ وہ مسئلہ پوچھے حضرت ابوہریرہ و معاذ بن جبل سے اور عمل کرے قول پر ان دونوں کے بغیر نکیر کے جیسا کہ علامہ قرانی نے تنقیح میں فرمایا ۔

واجمع صحابہ علی ان من استفتی ابا بکر و عمر ان یستفتی اباہریرہ و معاذ بن جبل وغیرہا ویعمل بقولہا من غیر نکیر ا نتہی

پس معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص حنفی مذہب بغیر تلہی فی المذہب کسی مسئلہ پر امام شافعیؒ کے عمل کرے اگرچہ کوئی ضرورت داعی بھی او پر عمل کرنے مسئلہ مذہب شافعیؒ کے نہ ہو جائز و درست ہے ، مثلاً کوئی حنفی المذہب اگر وتر ایک رکعت یا پانچ رکعت محض باتباع سات کے پڑھے تو اس کو ثواب ہوگا ، اور معاذ اللہ اڑے رہنا او پر اس قول امام کے جو صریح مخالف حدیث غیر منسوخ وغیر مودل کے ہو باوجود قدرت رجوع کرنے کے اس طرف ان احادیث صحیحہ کے کہ مخالف قول امام کے ہیں اور نہ چھوڑنا قول امام کا باوجود مخالفت کے اس کی کہ قول نبی صلعم سے 'از شرک واتخاذ ارباب من دون اللہ کے ہے ۔ کسی مسلمان کو ایسی تقلید کرنا حلال نہیں ہے ، بلکہ حرام ہے ، حق تعالیٰ فرماتا ہے : وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور بھی فرمایا ۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۲۱ ... سورة الاحزاب

اور بھی فرمایا : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ۵۹ ... سورة النساء

اور بھی فرمایا : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ۲ ... سورة الحجرات

پس جب کہ بلند کرنے سے آواز پر نبی ﷺ کے منع فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ صریح مخالفت قول نبی ﷺ کو اپنا دین و ایمان سمجھتے ہیں ؟ مولانا اسمعیلؒ تنویر العینین میں فرماتے ہیں : لیت شعري کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولہ عن انبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد ' فان لم یک قول امامہ فضیہ شائبہ من انشرک کما یدل علیہ حدیث الترمذي عن عدي بن حاتم انہ سال رسول اللہ علیہ وسلم عن قولہ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ والمسیح بن مریم ' فقال : یا رسول اللہ انا لم اتخذتم احبارنا ورہباننا اربابا فقال : انکم حللتم ما احلوا وحرمتم ما حرموا انتہی

شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے :

لا یجوز ترک ایہ ہو خبر صحیح بقول صاحب او رامام ' ومن یفعل ذلک فقد ضل ضلالا مبینا وخرج عن دین اللہ ' انتہی ۔

عبدالوہاب شعرانی نے یواقیت والجواہر میں لکھا ہے :

وکان الامام احمد یقول : لیس لاحد مع ورسولہ کلام لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا الاوزعی ولا النخعی ولا غیرہم ' وخذ الاحکام من حیث اخذوہ من الکتاب والسنۃ

اور فرمایا امام ابوحنیفہ نے اترکوا قولی بخبر الرسول ۔ کذا فی میزان الشعراء ورد المختار

اور فرمایا امام شافعی نے اذا صح الحدیث فہو مذہبی ۔ کذا فی شرح مسلم النووي

اور اسی طرح دوسری کتابوں میں مذکور ہے ۔ نقل سب عبارتوں کی موجب طوالت ہے ، اور تحقیق اس مسئلہ کی بسطا و تحقیقات کتاب معیار الحق للمحدث الدہلوی میں موجود ہے ، من شاء فلینظر ۔ حررہ ابو طیب محمد شمس الحق عفی عنہ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص169

محدث فتویٰ